REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۲۲ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ‌‌‌‌| ۲۸ تبوک ۱۳۳۵ھش | ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ہمبرگ (جرمنی) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں مورخہ ۱۱ ستمبر کو مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی ناک کا اپریشن ہونا تھا۔ اطلاع کے مطابق اس تاریخ کو اپریشن ہوگیا ہوگا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ؛

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کل شام کوئٹہ سے بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اب مکرم شمس صاحب کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

پاکستانی ناظم الامور مقیم قاہرہ کو کراچی طلب کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۷ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے پاکستانی ناظم الامور مقیم قاہرہ مسٹر احمد ہمدانی کو مشورہ کے لئے طلب کیا ہے۔ یاد رہے مسٹر ہمدانی نے حال ہی میں مصر کے صدر جمال عبدالناصر سے متعدد ملاقاتیں کی ہیں۔ وہ آج قاہرہ سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔

وزیراعظم سیلون اگلے سال چین اور روس کا دورہ کرینگے

کولمبو ۲۷ ستمبر۔ سیلون کے وزیراعظم بندرا نائیکے نے کل اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ روس اور چین نے انہیں ان ملکوں کا دورہ کرنے کی دوبارہ دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا میں سردست یہ نہیں بتا سکتا کہ میں کب ان ممالک کا دورہ کروں گا تاہم اگلے سال کے وسط سے قبل میرے لئے وہاں جانا ممکن نہ ہو سکے گا۔

ظاہر شاہ دسمبر کے وسط میں کراچی آئینگے

کراچی ۲۷ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ افغانستان کے والیٔ ظاہر شاہ دسمبر کے وسط میں سرکاری دورے پر پاکستان آئیں گے۔ صدر سکندر مرزا نے ماہ اگست میں اپنے دورۂ کابل کے وقت انہیں پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا تھا۔ ان کے دورے کی معین تاریخ کا ابھی تک اعلان نہیں ہوا ہے۔ تاہم باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ وہ ۱۵ دسمبر کے قریب کراچی آئینگے۔

برطانیہ کی طرف سے اردن کی سرحد پر اسرائیلی حملے کی پُرزور مذمت

فلسطین کی صورتِ حال پر مسٹر ہمرشولڈ کا بڑی طاقتوں کے نمائندوں سے تبادلۂ خیالات

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ اردن کی سرحد پر اسرائیلی حملے کی اطلاع موصول ہونے کے بعد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کل شام فلسطین کی تازہ ترین صورتِ حال پر تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے اپنے دفتر میں بڑی طاقتوں اور اردن و اسرائیل کے نمائندوں کو طلب کیا۔ سب سے پہلے امریکہ کے نمائندے مسٹر ہنری کیبٹ لاج فرانسیسی نمائندے برنارڈ کورنٹ جنیٹل اور برطانیہ کے سر پیئرسن ڈکسن مسٹر ہمرشولڈ کے دفتر پہنچے ان کے بعد اردن۔ روس اور اسرائیل کے نمائندے آئے۔ مسٹر ہمرشولڈ نے اسرائیل اور اردن کی درمیانی سرحد پر رونما ہونے والے حادثات کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں ان سے دیر تک تبادلۂ خیالات کیا۔ یاد رہے منگل کی شام کو اسرائیلی فوجوں نے اردن کے علاقے پر اچانک حملہ کر دیا تھا۔ جس میں ۳۱ اردنی باشندے ہلاک ہوئے تھے۔ اردن کی فوجی ہیڈ کوارٹرز کی اطلاع کے مطابق اس جھڑپ میں ۱۹۰ اسرائیلی ہلاک ہوئے۔

لنڈن سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ نے اردن کے علاقے پر اسرائیلی حملے کی پُرزور مذمت کی ہے۔ مسٹر ہمرشولڈ نے کل کہا کہ اگر اردن اور اسرائیل اپنی سرحدوں پر امن بحال نہ کریں تو پھر یہ معاملہ فوری طور پر سلامتی کونسل میں پیش ہونا چاہیئے تاکہ ان کے خلاف اقدامات عمل میں لائے جاسکیں ؛ (حملے کی ابتدائی خبر صفحہ ۸ پر)

سیرالیون کے شہر بو میں پہلی مسلم لائبریری و دارالمطالعہ کا قیام

افتتاحی تقریب میں افسران اعلیٰ اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

متعدد پیراماؤنٹ چیفس کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

بو (سیرالیون)۔ سیرالیون مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

"آج (مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء) کو سیرالیون کے شہر بو میں پہلی مسلم لائبریری اور دارالمطالعہ کا قیام عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں ضلع کے کمشنر شہر کے سربرآوردہ حضرات اور دیگر افسران نے شرکت کی۔ متعدد پیراماؤنٹ چیفس نے حاضرین سے خطاب کیا اور تعلیم اور سماجی فلاح و بہبود کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو بے حد سراہا۔ بہت سے سربرآوردہ حضرات نے مزید کتابیں اور اخبارات خریدنے کے لئے عطیہ جات پیش کئے۔ مشن کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں ہلکا سا ناشتہ پیش کیا گیا" ؛

۲۵ ملکوں نے مصر کا دعوت نامہ منظور کر لیا

قاہرہ ۲۷ ستمبر۔ قاہرہ کے اخبار "الیوم" نے لکھا ہے کہ نہر سویز کے سوال پر مصر نے تمام ملکوں کی جو کانفرنس طلب کی ہے پچیس ملک اس میں شرکت کی دعوت قبول کر چکے ہیں

۳۲ ملکوں نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا ہے اور ۱۸ ملکوں نے دعوت مسترد کر دی ہے۔ دعوت نامہ منظور کرنے والے ملکوں میں حسب ذیل ملک شامل ہیں۔ افغانستان، البانیہ ۔۲۴

۲۴ بلغاریہ۔ کمبوڈیا۔ سیلون۔ چین۔ چیکوسلواکیہ ہنگری۔ انڈونیشیا۔ عراق۔ اردن۔ لبنان لیبیا۔ پاکستان۔ پانامہ۔ پولینڈ۔ رومانیہ۔ سعودی عرب۔ سپین۔ سوڈان۔ شام۔ روس۔ یمن اور یوگوسلاویہ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء

عیسائیت اور الحاد کا حملہ

اردن کے متعلق ایک رپورٹ جو جناب یوسف العظم نے مرتب کی۔ اور مؤتمر اسلامی دمشق کے اجلاس میں پڑھی گئی تھی۔ روزنامہ تسنیم کی اشاعت ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء میں شائع کی گئی ہے۔ اس میں سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:۔

"تبلیغ عیسائیت کے ادارے جن کا تعلق بیرون ملک مسیحی جماعتوں سے ہے۔ اردن کے گوشے گوشے میں سیلاب کی طرح پھیلتے جا رہے ہیں۔ قریہ قریہ اور گاؤں گاؤں میں ان اداروں نے اپنے اسکول۔ ہسپتال اور کلیسیا قائم کر دیئے ہیں۔ آپ صرف ایک مثال سے اندازہ لگائیں۔ کہ عمان کی ایک مسلمان بستی میں گرجوں کی تعداد بارہ ہے۔ جبکہ مسجد صرف ایک ہے۔ ان گرجوں کے تمام تر اخراجات فرانس۔ اٹلی۔ انگلستان اور امریکہ کی فارن کرسچن مشنریوں کی طرف سے کئے گئے ہیں۔ اور مسجد ایک مقامی مدرسہ کے زیر اہتمام ہے۔ اسی طرح تمام تفصیلات آپ کو مہاجرین فلسطین کی رپورٹ میں پیش کی جائیں گی۔ ....

متعدد ایسی پارٹیاں جو اسلام کو عہد پارینہ کی ایک داستان سمجھتی ہیں۔ مختلف بھیس بدل کر اپنے الحاد و لادینیت کا پراپیگنڈا کر رہی ہیں۔ ان میں سے بعض پارٹیاں قلبی طور پر تو اسلام سے سخت عداوت اور بغض رکھتی ہیں۔ لیکن بظاہر اسلام کا نام جپتی ہیں۔ تاکہ سادہ لوح نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے دام کا شکار بنائیں جب نوجوان ان کے خوشنما اور دلفریب نعروں کے چکمہ میں آ کر ان کی دعوت پر ایمان لے آتے ہیں۔ تو پھر رفتہ رفتہ ان کے ذہنوں میں لادینی نظریات اور ملحدانہ تصورات کی تخم ریزی شروع کر دیتی ہیں۔ ان کے دوش بدوش بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں۔ جو برملا اسلام کے ساتھ اپنی دشمنی کا اظہار کرتی ہیں .... ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لئے یہ بات انتہائی تشویشناک ہوگی۔ کہ تاریخی لٹریچر کے مؤلفین کی اکثریت دہریت پسند اور الحاد کی دلدادہ ہے۔ یہ لوگ اسلام کو آسمانی مذہب نہیں تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کے متعلق ان کا نقطۂ نظر یہ ہوتا ہے۔ کہ اسلام عرب کے تہذیبی ادوار میں سے ایک دور تھا۔ جو اپنے وقت پر آیا اور گذر گیا۔ موجودہ زمانے میں اس کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے خیالات و افکار کے حامل مصنفین کی کتابیں جب عوام کے ہاتھوں تک پہنچیں گی۔ تو اسلام کے بارے میں ان کے خیالات بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ افسوس ہے کہ اس وقت عرب لٹریچر میں ایسی ہی کتابوں کی وافر مقدار موجود ہے۔ اور ہمارا نوجوان طبقہ انہی کے آئینے سے اپنی ماضی کے نقوش دیکھتا ہے۔ ....

سب سے بڑی عجیب ستم ظریفی یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کے بعض اسکولوں میں دینیات کی تدریس کے لئے کمیونسٹ ٹیچر بھی ہیں۔ یا ایسے لوگ اس منصب پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو پراگندہ خیالی۔ آوارگی۔ تنگ نظری اور بدکرداری کے لحاظ سے رسوائی کی آخری حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس طرح کے لوگوں کا تعلیمی اداروں میں دینیات کا مدرس بھرتی کرنا استعماری سیاست کا خاص انداز تھا۔ اور اس سے اصل مقصود یہ تھا کہ طلباء اور طالبات کے ذہنوں میں ان لوگوں کے ذریعے سے اسلام کا انتہائی کریہہ اور مضحکہ انگیز نمونہ منقش کیا جائے۔ جس سے طلباء از خود اسلام سے نفرت کرنے لگیں۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء)

ان اقتباسات سے واضح ہے۔ کہ اردن میں عیسائیت اور الحاد کیا کیا ہتھیار استعمال کر کے اپنا اثر بڑھا رہے ہیں۔ یہ حالات اردن میں ہی نہیں بلکہ اگر تمام اسلامی ممالک کی اسی طرح مختصر رپورٹیں مرتب کی جائیں۔ تو ہم دیکھیں گے۔ کہ قریب قریب سب میں ایسے ہی حالات ہیں۔ اور معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسلام پر عیسائیت اور الحاد کا دُہرا حملہ کتنی زبردست طاقتوں کے سہارے پر ہو رہا ہے۔

جناب یوسف العظم نے تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھانے کی کوشش فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

"اگر ایک طرف کسی مدرسہ میں بے دین استادوں کی وافر تعداد موجود ہے تو دوسری طرف ان کے پہلو بہ پہلو ایسے طلباء کی بھی معتد بہ تعداد پائی جاتی ہے۔ جو اسلامی خیالات و افکار کے حامل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ چند سالوں میں یہاں اسلام ہی کا بول بالا ہوگا۔ اور اس کا مستقبل اسلام پسند عناصر کے ہاتھ میں ہوگا۔ وطنیت اور قومیت کے علمبردار ماضی میں اگرچہ اپنا اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ مگر اب اس طرح کے نعروں کے لئے یہ زمین ان کے لئے زرخیز ثابت نہیں ہوگی۔ سیکنڈری اسکولوں میں لادینیت اور مغربی تہذیب کے فریب خوردہ طالب علموں کا وجود پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ ان کے سامنے کوئی روشن نظریہ نہیں ہے۔ اور نہ وہ اپنے عقیدہ و خیال میں اثبات اور یقین رکھتے ہیں۔ جس سے اسلام پسند طلباء بہرہ ور ہیں۔ اس لئے مدارس کی فضاء پر اصل غلبہ اسلام پسند طلباء کو حاصل ہے۔ ....

اللہ (تعالیٰ) کا شکر ہے۔ کہ اس سلسلے میں اخوان المسلمون کی تنظیم نے بھی اردن کی نوجوان نسل کو دین کی تعلیم اور دین کی روشنی سے آراستہ کرنے کے لئے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس وقت اردن کے مختلف حصوں میں اخوان کی ۲۷ ایسی برانچیں قائم ہیں جو دین کی تبلیغ و تعلیم اور اسلام کو ایک جامع اور مکمل نظام حیات کی حیثیت سے پیش کرنے کے لئے شبانہ روز کام کر رہی ہیں۔ جہاں پوری سرگرمی کے ساتھ دعوتِ دین کی اشاعت ہو رہی ہے۔ وہاں نفسانی اغراض اور ذاتی مفادات بھی اس دعوت کے راستے میں حائل ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیں یقین ہے۔ کہ "جنت کا راستہ خطرات اور تکالیف میں گھرا ہوا ہے۔ اور دوزخ کا راستہ نفسانی لذات کے درمیان سے ہو کر گزرتا ہے"۔ ــــ اللہ سے ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے۔ اور سیدھے راستے کی ہدایت دے۔" (روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء)

ان اقتباسات کو پڑھنے سے جہاں امید کی کرن نظر آتی ہے۔ وہاں یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ امید کی کرن نہایت کمزور ہے۔ اور اس کرن کے بہترین پہلو صرف وہ دعا ہے۔ جو آخر میں کی گئی ہے۔ کہ

"اللہ سے ہماری درخواست ہے۔ کہ وہ ہمیں حق پر ثابت قدم رکھے اور سیدھے راستہ کی ہدایت دے۔"

ہم اس پر خلوص دل سے آمین کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس دعا کو شرف قبولیت بخشے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ تصویر کا جو روشن پہلو جناب یوسف العظم نے دکھانے کی کوشش کی ہے۔ وہ بظاہر اتنا امید افزا نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نہ صرف اردن میں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں اسلام پسند عناصر موجود ہیں۔ اور وہ اپنی ذہنیت کے مطابق احیائے اسلام کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن یہ عناصر جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ عیسائیت اور الحاد کے لشکروں کے سامنے نہ صرف آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان لشکروں کی طاقت بڑھا رہے ہیں۔ جناب یوسف العظم نے اس ضمن میں اخوان المسلمین کی مساعی کا ذکر خاص طور پر کیا ہے۔ جہاں تک اخوان المسلمین کے جوش دینی اور ان کی اسلامی تعلیم و تربیت کا تعلق ہے۔ ہم اسکی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن ہم اسی طریق کار سے کوئی بڑی توقع نہیں رکھتے۔ جو اخوان المسلمین اور ان کی طرز پر ایسی دوسری تنظیموں نے جو دوسرے اسلامی ممالک میں کام کر رہی ہیں۔ اختیار کیا ہوا ہے۔ اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس طریق کار کی وجہ سے ان کی احیائے دین کی مساعی نہ صرف بیکار جا رہی ہیں۔ بلکہ اسلامی تحریک کو مزید نقصان پہنچانے کا باعث بن رہی ہیں۔

جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلامی تنظیموں کو احیائے دین کا کام سیاسی معاملات سے الگ رہ کر کرنا چاہیئے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ سیاست پر اسلام کے اخلاقی اور تقویٰ کے اصول حاوی نہیں ہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور سمجھتے ہیں کہ اسلام کو ایک سراسر سیاسی تحریک کے طور پر پیش کرنا نہ صرف یہ کہ غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق سخت غلط فہمیاں پھیلانے کا باعث ہو رہا ہے۔ بلکہ خود ان ملکوں میں جن میں یہ عناصر کام کر رہے ہیں۔ اسلام کے احیا کی بجائے ملک و قوم کی ترقی میں حائل ہو رہا ہے۔ اور اسلامی روح کو بیدار کرنے کی بجائے اسلام کے خلاف جذبات ابھارنے میں ممد و معاون بن رہا ہے۔

ہم ان جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ جن سے یہ اسلامی تحریکیں متاثر ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اسلامی اصولوں کی خوبی سے ہی یہ عناصر متاثر ہو کر احیائے اسلام کے لئے اٹھے ہیں۔ ہمیں ان کی نیتوں پر شک نہیں ہے۔ لیکن وہ اس بات سے ناواقف ہیں۔ کہ اس زمانہ میں عیسائیت اور الحاد کا مقابلہ کرنے کے لئے کن ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ جو طریق کار انہوں نے اپنایا ہے۔ وہ بجائے اسلام کے نزدیک لانے کے موجودہ انسانی ذہن کو اس سے دور کرنے والا ہے۔ اور احیائے اسلام کے لئے ممد و معاون نہیں ہے۔

جو کچھ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اس کی تصدیق اخوان المسلمین اور مصر حکومت کے تصادم اور اس کے نتائج سے اچھی طرح ہو جاتی ہے۔ اگر اخوان المسلمین سیاست میں دخل اندازی کی بجائے معرفت تقویٰ کی تعلیم و تربیت پر دھیان دیتے تو یقیناً آج دینی لحاظ سے مصر کی وہ حالت نہ ہوتی۔ جو ہے۔ اور اخوان المسلمین کا اثر نہ صرف مصری معاشرہ پر پڑتا بلکہ ارباب حکومت بھی یقیناً اس سے متاثر ہوتے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا ایک خط

"پیغام صلح" کے ادعا کی حقیقت اس کے "حضرت امیر مرحوم" کے پیشکردہ اصول کی روشنی میں

قسط نمبر ۱

(خورشید احمد ...)

بنیادی امور کا جواب دینے سے پہلو تہی

ان دنوں "پیغام صلح" نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ وہ اصولی اور بنیادی امور کو یکسر نظر انداز کر کے بحث کو سطحی اور ضمنی امور میں الجھانا چاہتا ہے مثلاً موجودہ بحث میں جو امور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کی طرف الفضل کئی بار توجہ دلا چکا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) فتنہ منافقین کے ساتھ غیر مبایعین کا تعلق ہے۔ اس سے پہلے بھی جماعت میں اندرونی طور پر جو فتنے اٹھتے رہے ان میں بھی غیر مبایعین حصہ لیتے رہے ہیں۔

(۲) آج وہ بغض محمود کی وجہ سے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرنے لگے ہیں۔ ورنہ وہ ان کی زندگی میں بھی ان کی شدید مخالفت کر کے انہیں دکھ پہنچاتے رہے اور آج بھی ان کا طرز عمل حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے مسلک اور ارشادات کے سراسر خلاف ہے۔

امر اول کے متعلق "پیغام صلح" نے صرف یہ لکھ دینا کافی سمجھا۔

"جماعت احمدیہ لاہور اور اس کے بزرگوں کا دامن بحمد اللہ ان باتوں سے بکلی پاک ہے۔"

(یکم اگست)

مگر جب اس امر کے قطعی اور یقینی ثبوت بہم پہنچا دیئے گئے۔ کہ پیغام صلح اور اسکے بزرگوں کا دامن ہرگز سازشوں سے پاک نہیں ہے۔ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے منافقین کے ساتھ سازشوں میں حصہ لیتے رہے۔ بلکہ خود بھی ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے رہے ہیں۔ تو پھر پیغام صلح کو اس کی تردید کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ وہ اپنی گزشتہ دو اشاعتوں میں مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے مضمون پر (جس میں سازشوں کی تفصیل بیان کی گئی تھی) پیچ و تاب تو بہت کھاتا رہا ہے۔ مگر اس کی تردید میں ایک حرف بھی نہیں لکھ سکا۔

امر دوم کے متعلق بھی "پیغام صلح" نے سکوت اختیار کر رکھا ہے۔ الفضل نے بار بار وہ حوالے پیش کئے ہیں، جن میں پیغام صلح کے بزرگوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ لیکن پیغام صلح ادھر ادھر کی باتوں سے ٹالنا چاہتا ہے۔ مگر ان گستاخیوں کے متعلق کچھ لکھنے سے گریز کر رہا ہے۔

غرض اصولی اور بنیادی باتوں کا جواب دینے سے تو پیغام صلح پہلو تہی کر رہا ہے۔ البتہ چند ضمنی اور جزوی امور کو لے کر خوب اچھال رہا ہے۔ انہی امور میں سے ایک وہ خط ہے جسے پیغام صلح حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے بار بار شائع کر رہا ہے۔ اور جس سے وہ یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ کہ گویا حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے خیالات سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نعوذ باللہ اچھے نہ تھے۔ اس خط کی حقیقت ذیل میں ایک دفعہ پھر واضح کی جاتی ہے۔

خط کی پیشکردہ عبارت

اس خط کا جو حصہ پیغام صلح نے شائع کیا ہے وہ یہ ہے

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی۔ کیسے کیسے آدمی ملے مرزا کو علیہ السلام۔ کس قدر آدمی ملے یہ سب فضل فضل فضل ہے مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی آخر بحمد اللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ پھر باہم تنازع شروع ہوئے نواب۔ میر ناصر محمود۔ نالائق بے وجہ جوشیلے ہیں۔ یہ بلا اب تک لگی ہے یا اللہ نجات دے آمین۔ میں خود بیمار رہوں۔ برسوں بیمار رہا۔ ذیابیطس کا مرض ہے والسلام

نور الدین ۱۳ / مئی سنہ ۱۲ء"

جیسا کہ خود "پیغام صلح" نے لکھا ہے یہ طویل خط کی ایک عبارت ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے پیغام صلح کے ایک بزرگ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے نام تحریر فرمایا تھا۔ پیغام صلح کا استدلال یہ ہے کہ اس خط کا یہ فقرہ کہ "نواب میر ناصر محمود نالائق بے وجہ جوشیلے ہیں۔" اس امر کا ثبوت ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ان بزرگوں کے متعلق جن کا اس میں ذکر ہے اچھے خیالات نہ رکھتے تھے۔ آیئے حقائق کی روشنی میں اس استدلال کا جائزہ لیں۔

مکمل خط شائع کرنے کا مطالبہ

خط کی مندرجہ بالا عبارت اس سے پہلے بھی کئی بار پیغام صلح میں شائع ہو چکی ہے۔ جیسا کہ عبارت کے ابتدائی فقرات سے ظاہر ہے۔ یہ کسی خط کی نامکمل عبارت ہے۔ الفضل نے بارہا یہ مطالبہ کیا کہ اس خط کا عکس مکمل صورت میں شائع کیا جائے۔ تاکہ سیاق و سباق سے خط کا مفہوم واضح ہو سکے۔ لیکن اس مطالبے کو کبھی پورا نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی آئندہ ایسا کرنے کی امید ہے۔ ہر انصاف پسند شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی خط کے آخری چند فقرات کو پیش کرنے سے اس خط کے مکمل اور صحیح مفہوم سے آگاہی نہیں ہو سکتی۔ پیغام صلح شائع کردہ فقرات سے جو اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اگر مکمل خط اس اثر کے منافی نہیں ہے۔ تو آخر وہ کونسی روک ہے۔ جس کی وجہ سے وہ گزشتہ چالیس سال میں ایک دفعہ بھی خط کو مکمل صورت میں شائع کرنے کی ہمت نہیں کر سکا؟ مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے بھی تو یہی مطالبہ کیا تھا کہ

"اگر پیغام صلح سچا ہے تو تمام خط (نہ کہ صرف ایک ٹکڑے کا) فوٹو شائع کر دے۔"

لیکن اسکے بعد پیغام صلح نے وہی چند فقرات شائع کرنے پر اکتفا کی ہے جو اس سے پہلے بھی کئی بار شائع کر چکا ہے۔ سوال یہ ہے آخر وہ مکمل خط کیوں شائع نہیں کرتا؟

ابتدائی عبارت کیا ظاہر کرتی ہے

دوسرا امر اس سلسلہ میں قابل غور یہ ہے کہ پیش کردہ عبارت کے ابتدائی فقرات خود اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرنے والے کون تھے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ پیغام صلح کے بزرگ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی آخر بحمد اللہ نجات ملی۔"

فرمایئے یہ فقرات کیا ظاہر کرتے ہیں؟ حضرت خلیفۂ اول رضؓ پر دباؤ ڈالنا اور ان پر رنگ برنگ مالی بدظنی کرنا کیا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ان کے متعلق پاکیزہ خیال رکھتے تھے

حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی دیگر تحریریں اور آپ کا طرز عمل

عبارت کے ایک فقرہ سے جو مفہوم پیغام صلح ثابت کرنا چاہتا ہے۔ وہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے متواتر عمل اور آپ کی بہیم شائع شدہ تحریروں اور تقریروں کے بھی منافی ہے۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ تو حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریف کرتے رہے اور فرماتے رہے۔ کہ:

"جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود ..... کرتا ہے۔ تم میں سے ایک بھی نہیں ...... وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔"

(بدر ۴ جولائی و ۱۱ جولائی سنہ ۱۲ء)

پھر حضرت خلیفۂ اول رضؓ آپ کو ہی جماعت کا آئندہ خلیفہ ہونے کا مستحق سمجھتے تھے۔ جیسا کہ خود مولوی محمد علی صاحب کا اعتراف موجود ہے کہ

انصار اللہ کا ایک اہم جلسہ

۲۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کو جو جلسہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ہونا تھا بارش ہو جانے کی وجہ سے یہ جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ اب یہ جلسہ بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ہو گا۔ جس کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مرکزیہ انصار اللہ فرمائیں گے احباب جماعت اس جلسہ میں کثرت سے شمولیت فرما کر مستفیض ہوں۔ زعماء صاحبان کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے انصار کو مطلع کر دیں۔

ابو العطاء جالندھری قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

"۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے لکھوائی تھی...... اس کے متعلق مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں آپ نے (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے) اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔" (حقیقت اختلاف صفحہ ۶۹)

پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہی وہ مصلح موعود قرار دیا۔ جس کی عظیم الشان صفات پیشگوئیوں میں بیان کی گئیں (ملاحظہ ہو حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ کا رسالہ پسر موعود۔ جس میں حضرت خلیفہ اول کے اپنے الفاظ کا چربہ بھی موجود ہے۔ اور جو الفضل مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۵۶ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا عملی سلوک دیکھا جائے۔ تو وہ بھی پیغام صلح کے استدلال کی کھلی تردید کرتا ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنی علالت میں اپنی جگہ امام اور صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ مقرر فرمایا۔

اب پیغام صلح خود بتائے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل اور ان کی ان کھلی اور واضح تحریروں کی موجودگی میں کیا کوئی بھی انصاف پسند شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کو نعوذ باللہ "نالائق اور بے وجہ جوشیلے" قرار دے سکتے تھے؟

ایک وسوسے کا ازالہ

کہا جاتا ہے کہ گو شروع میں بے شک حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اچھی رائے رکھتے تھے لیکن آخری ایام میں آپ نے اپنی رائے اسبارے میں بدل لی تھی۔ اگر واقعی آپ نے اپنی رائے اسبارے میں بدل لی تھی۔ تو اس کا کوئی عملی ثبوت بھی تو ہونا چاہیئے؟۔ آپ کا عمل تو یہ بتاتا ہے کہ آپ نے اپنی وفات کے دن تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنی جگہ امام اور خطیب رہنے دیا۔ اسی طرح آپ نے آخری دم تک سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کو ہی صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ رہنے دیا کیا بقول پیغام صلح ایک "نالائق اور بے وجہ جوشیلے" شخص کو اپنا قائمقام بنا سکتے اور سلسلے کی سب سے اہم ذمہ داری .... پر فائز کرنے کی توقع حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جیسے متقی بزرگ سے ہو سکتی تھی؟

پھر اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شائع شدہ تقریروں اور تحریروں کو دیکھا جائے تو ان سے بھی اسی شبہ کی تردید ہو جاتی ہے۔

یہ خط جسے پیغام صلح پیش کر رہا ہے ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء کا ہے اس سے صرف ایک ہفتہ قبل یعنی ۶ مئی ۱۹۱۳ء کو بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے نام ایک خط لکھا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:

"آپ کو معلوم ہے ہمہ یاراں بہشت ایک مثل ہے۔ کارم میاں محمود احمد سے تو ان کو مناسبت نہیں۔ ہمیشہ ان کی تحقیر ان کے مد نظر ہے...... گویا انجمن نام ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ عزیز ال محمد حسین شاہ صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب ڈاکٹر مکرم مولوی محمد علی صاحب مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر (یہ سب پیغام صلح کے بزرگ ہیں ناقل) یہ پانچ کورم پورا ہوا جو چاہیں کریں.... انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرے مرنے پر ان کو ضرور دقت پیش آئیگی اگر اصلاح نہ ہوئی افسوس[1]..... نورالدین"

منقول از اخبار الفضل ۱۹ ستمبر ۱۵ء

اگر اب بھی پیغام صلح کو یقین نہ آئے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ یوم وفات تک پیغام صلح کے بزرگوں سے ناراض رہے۔ اور سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کے حامی تھے تو وہ ذیل کا حوالہ پڑھ لے جو اس کے پیش کردہ خط سے تین ماہ بعد کا ہے اور جس میں حضرت خلیفہ اول نے خود اخبار پیغام صلح ہی کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"آجکل ٹریکٹوں اور لاہور پیغام جنگ نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے اس لئے کسی آدمی کا روپیہ کے لئے بھیجنا اور وہ بھی نورالدین کی طرف سے۔ پسندیدہ نہیں"

نورالدین ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء (ملاحظہ ہو الفضل یکم ستمبر ۱۴ء جس میں اس عبارت کا عکس بھی شائع کیا گیا تھا)

فرمائیے! کیا اب بھی پیغام صلح یہ کہنے کی جرات کر سکتا ہے۔ کہ

"خواجہ صاحب کو جو خط آپ نے لکھا وہ ۱۹۱۳ء کا ہے جب حضرت مولانا پر حقیقت حال کا انکشاف ہو چکا تھا؟"

"حقیقت حال" تو اوپر کے حوالے نے ہی بتا دی کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے صرف پانچ ماہ قبل بھی پیغام صلح کو اپنے لئے پیغام جنگ تصور فرماتے تھے۔ مزید براں اس حوالہ سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ پیغام صلح کے پیشکردہ خط میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس کے بزرگوں کی طرف سے "رنگ برنگ مالی بدظنی" کرنے کا جو ذکر فرمایا ہے۔ یہ بدظنی آخری وقت تک بزرگ کرتے رہے..........

.... (باقی)

[1] اس فقرہ سے نمایاں ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود ہی ان کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ اور انہیں پیغام صلح کے بزرگوں کی مخالفت کی وجہ سے سخت دقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تحریک چندہ برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ربوہ کے نئے ہسپتال یعنی فضل عمر ہسپتال کی عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیس فروری ۱۹۵۶ء کو رکھا تھا اور اس وقت یہ عمارت زیر تعمیر ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمارت کے دو بلاک چھتوں تک تعمیر ہو چکے ہیں۔ اور اُن کے پلستر ہو رہے ہیں۔ ہسپتال کی کل عمارت چار بلاکوں پر انشاء اللہ مشتمل ہوگی۔ اور آخر کار انشاء اللہ تعالیٰ پوری عمارت دو منزلہ بنیگی۔ نچلی منزل کے چار بلاکوں کا اندازہ خرچ چار لاکھ روپے ہے۔ جس میں سے صدر انجمن احمدیہ نے ازراہ مہربانی پچاس ہزار روپے تعمیر کے لئے دئے ہیں۔ اس وقت تک پچھتر ہزار خرچ ہو چکا ہے۔ پچیس ہزار کی رقم قرض لے کر خرچ ہوئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اپنے محدود ذرائع آمد کے پیش نظر تمام اخراجات خود برداشت نہیں کر سکتی۔ لہذا اس نے اجازت دی ہے کہ جماعت کے مخیر احباب سے دو لاکھ روپے تک عطایا وصول کئے جائیں۔ میں اس اپیل کے ذریعہ جماعت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ فراخدلی کے ساتھ اس نیک کام میں حصہ لیں اور اپنے عطایات جلد بھجوائیں اب مزید رقم نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام بند ہو جانے کا خدشہ ہے۔ لہذا احباب جلد سے جلد اپنے فیاضانہ عطایا جات بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ صدر انجمن کے صیغہ امانت میں اس غرض کے لئے ایک امانت بنام "ہاسپٹل فنڈ" کھول دی گئی ہے احباب براہ راست اس امانت میں عطایا کی رقوم ارسال فرمادیں۔ بزرگان سلسلہ کی طبّی خدمت کے علاوہ غربا اور نادار بیماروں کو مُفت طبّی خدمت بہم پہنچانا ایک بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔ اور ایسے کار خیر میں حصہ لینا حصہ لینے والے کے لئے یقیناً ایک عظیم الشان صدقہ جاریہ ہے۔ امید ہے احباب جماعت خود بھی اور اپنے دوستوں سے بھی اس کار خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا حاصل کر کے بھجوائیں گے۔ ایسے دوست جو ایک ہزار روپیہ سے دو ہزار روپیہ تک عطیہ بھجوائیں گے۔ اُن کے نام کا ایک کمرہ ہسپتال میں تعمیر کرایا جائیگا۔ جو دوست دو ہزار سے پانچ ہزار تک رقم دیں گے۔ ان کے نام کے دو کمرے بنوائے جائینگے۔ اور جو دوست پانچہزار سے دس ہزار تک رقم دیں گے۔ ان کے نام پر چار کمرے یا ایک جنرل وارڈ تعمیر کرایا جائیگا یکصد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک رقم دینے والے احباب کا نام دُعا کی غرض سے ہسپتال میں ایک بورڈ پر کندہ کرایا جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز دعا۔

وما توفیقی الا باللہ

امید ہے احباب کرام اس طرف فوری توجہ فرمادیں گے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا

ڈاکٹر مرزا منور احمد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالفین اور موجودہ منافقین میں حیرت انگیز مشابہتیں

قسط دوم

(از صاحبزادہ مرزا انس احمدؐ صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب ایم۔ اے)

دوسرا اعتراض جو منافقین کے نمائندہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات پر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ انکوائری کمیشن کے روبرو پہلے عقائد سے منحرف ہو گئے تھے۔ جس سے ان کے ساتھ ہمارے نظری اختلافات بڑھ گئے"

واقعات کے لحاظ سے یہ اعتراض بھی سراسر غلط ہے۔ یہی اعتراض اس خط میں بھی موجود ہے۔ جس کو منافقین نے حضرت عثمان رضؓ کے نمائندہ عمار بن یاسر کے سامنے پیش کیا تھا۔ چنانچہ اس میں لکھا تھا۔ کہ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنّت کے خلاف عمل کئے ہیں۔" یعنی چند امور کے بارہ میں منافقین کی نظر میں حضرت عثمان رضؓ کے عقائد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عقائد سے اختلاف ہونے کی وجہ سے ان کو سنّت رسولؐ کے خلاف عمل کرنا پڑا۔

تیسرا اعتراض حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ پر جو کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"ہمارے نزدیک خلیفہ کا انتخاب جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے ذریعہ ہونا چاہیئے۔ لیکن میرزا صاحب کو یہ چیز پسند نہیں۔ کیونکہ وہ بہرطور اپنے صاحبزادے کو اپنا جانشین بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اسی مقصد کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔"

جہاں تک انتخاب خلیفہ کا تعلق ہے سوائے منافقین کے اس سوال پر کوئی بحث کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اول تو خلیفۂ وقت کی زندگی میں نئے خلیفہ کا خیال بھی کسی مومن کے دل میں نہیں آ سکتا۔ دوسرے یہ کہ خلیفہ کا انتخاب یا نامزدگی کے بارہ میں خلفائے راشدین رضؓ کی مثال موجود ہے۔ یا تو خلیفہ منتخب کیا جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر رضؓ کئے گئے۔ یا کوئی منتخب شدہ خلیفہ نامزد کرتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو کیا۔ یا خلیفۂ وقت چند اشخاص کی کمیٹی نامزد کرتا ہے۔ جو بغیر مجلس مشاورت کو بلائے آپس میں خلیفہ چن لیتی ہے۔ جیسے حضرت عثمان رضؓ چنے گئے۔ پس ان حالات کی روشنی میں منافقین کا اس سوال کو اٹھانا یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اگر خلیفہ کسی قابل شخص کو جماعت کا کام سپرد کرے۔ اور اتفاق سے وہ ان کا رشتہ دار ہو۔ تو باوجود اس کے کہ خلیفۂ وقت یہ کہتا ہے۔ کہ

"ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے خلیفہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"اگر ناصر احمدؐ بھی اس کے (خلافت کے) بارہ میں کچھ سوچے تو بے ایمان ہو جائیگا۔"

منافقین کے نزدیک خلیفۂ وقت اپنے رشتہ دار یا بیٹے کی خلافت کے لئے زمین صاف کر رہا ہوتا ہے۔ اگر آج منافقین کی یہ بات سچ ہے۔ اور اس بات کو اچھال کر کمزور ایمان اور سادہ لوحوں کے دلوں کو جو روحانیت کی اصلیت اور حقیقت سے بے بہرہ ہیں۔ خلیفۂ وقت سے بدظن کر سکتے ہیں۔ تو جب حضرت عثمان رضؓ خلیفہ برحق پر یہ اعتراض ان جیسے چند اشخاص کی طرف سے کیا گیا تھا۔ کہ "آپ کا اپنے خاندان کے لوگوں اور قوم کے افراد کو (خواہ وہ اپنی ذات میں کتنے ہی قابل کیوں نہ ہوں) والی بنانا اور جاگیریں دینا یہ بات ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ اپنے بعد ان لوگوں کی خلافت کے لئے زمین صاف کر رہے ہیں"۔ کیوں؟ حقیقت پر مبنی نہیں۔ کیا غلام رسول کے نزدیک حضرت عثمان رضؓ کا یہ جواب بھی کہ "میں نے صرف ایسے لوگوں کو عامل بنایا جو اس کام کے پورے طور پر اہل تھے۔ نیک صفات اور نیک اطوار سے بہرہ ور تھے۔" ایک چال تھی۔ نہیں۔ بلکہ یہ منافقین کی چال ہے۔ کیونکہ انہوں نے سوچا۔ کہ اگر وہ خلیفۂ وقت کو معزول نہ کر سکے۔ اور اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ تو پھر ضروری ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے بعد اپنے لئے زمین صاف کرنے کے بھی سامان اس قسم کی فضول باتیں کر کے تیار کر لیں۔ تا میدان آخر انہی کے ہاتھ ہو۔ اور چونکہ حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں اسی قماش کے لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس لئے ان کو اس چالبازی میں ان سے پیچھے رہنا پڑا۔

چوتھی بات جو منافقین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ

"میرزا صاحب نے اپنی اولاد کو مالی فوائد پہنچانے کے لئے بڑے بڑے عہدے دے رکھے ہیں۔ اور وہ دوسرے احمدیوں کے مقابلہ میں اپنی اولاد سے امتیازی سلوک کرتے ہیں۔ اور ان کی ساری کوشش رہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی جائیداد اور آمدنی کو اپنے اور اپنی اولاد کے تصرف میں لائیں۔ اور کوئی ان سے بازپرس کرنے والا نہ ہو۔"

یہ بات صریح جھوٹ اور کذب بیانی ہے۔ اور ہر دیانتدار شخص اس کی اصلیت سے واقف ہے۔ اس لئے مجھے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ منافقین خلیفۂ وقت سے بدظن کرنے کے لئے ہمیشہ سے اس قسم کے جھوٹ بولتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ ہو بہو یہی اعتراض منافقینِ عثمان رضؓ نے ان پر کیا تھا۔ چنانچہ ایک مورخ منافقین کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"حضرت عثمان رضؓ نے اپنے قرابت داروں کو ترجیح دی۔ اپنے خاندان والوں کی ہر معاملہ میں پشت پناہی کی۔ اور اللہ اور مسلمانوں کے اموال سے گھر اور جائیداد بنائی۔ اور دولت و ثروت جمع کی۔ حضرت عثمان رضؓ نے اپنے اہل بیت کو بے شمار مال دولت عطا کی تھی جو دراصل مسلمانوں کا مال تھا۔" (سیرت عثمان رضؓ از ابوالنصر ترجمہ اردو)

اب یہی بتایا جائے۔ کہ یہ اعتراض کس حد تک حقیقت پر مبنی ہے۔ موجودہ معترضین حضرت عثمان رضؓ کی طرف سے جو جواب دیں گے۔ وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔

پھر منافقین نے بہت سے جھوٹ بولنے شروع کر دیئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ بعض لوگوں کے بیوی بچوں کو چھین لیا گیا ہے۔ ان کے رشتہ داروں کو ان سے بائیکاٹ کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ غرض ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اور جماعت کے افراد کو اس پر ترغیب دی جا رہی ہے۔ اسی قسم کا جھوٹ پہلے بھی منافقین نے اہلِ مدینہ کی ہمدردیوں کو حاصل کرنے کے لئے بولا تھا۔ حضرت عثمان رضؓ کی طرف ایک جھوٹا خط منسوب کیا تھا۔ جس میں منافقین کو مارنے۔ سزا دینے اور قید کرنے کا حکم تھا۔ اور والئ مصر جو حضرت عثمان رضؓ کے اپنے آدمی تھے کے نام تھا۔ کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی حکومت نہ ہوتی۔ اور یہ واقعہ پیش آتا۔ تو آج کی طرح اخبارات اپنے مخصوص انداز میں ہی تنقید کرتے۔

پھر آج منافقین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان پر عائد کردہ الزامات کی تفتیش کے لئے کمیشن بٹھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ گو حضرت عثمان رضؓ سے اس قسم کا کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ فتنہ پرداز لوگ حضرت عثمان رضؓ کے کھلا کھلا خلاف ہو گئے تھے۔ اور ان کی معزولی یا قتل کا تہیہ انہوں نے کر لیا تھا۔ لیکن حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان سے کمیشن بٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔ تو جس کو انہوں نے رد کر دیا۔ "تا دونوں زمانوں کی خلافتوں میں مشابہت تامہ پیدا ہو جائے۔ پس یہ وہی کھیل ہے۔ جو حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے زمانہ میں ان سے کھیلا گیا تھا۔

ان حالات کی روشنی میں میں مدیر کوہستان سے پوچھتا ہوں۔ کہ اگر ان کے دور میں حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کے خلاف فتنہ اٹھتا۔ تو کیا وہ انہی الفاظ میں اس پر تبصرہ کرتے۔ کہ "یہ خلفشار ایک ذہنی انقلاب کی تمہید ہے ...... موجودہ خلیفہ کے خلاف یہ بغاوت ایک تاریخی عمل کی حیثیت رکھتی ہے۔"

قارئین کرام اندازہ لگائیں۔ کہ کس طرح آج کل تاریخ احمدیت تاریخ حضرت عثمان رضؓ کے اوراق کو دہرا رہی ہے؟ کیا آج وہی کھیل جو حضرت عثمان رضؓ کے وقت کھیلا گیا نہیں کھیلا جا رہا؟ کیا ان واقعات کو دیکھنے کے بعد ہماری روح پرواز کر کے تیرہ سو سال پہلے کے زمانہ میں ہمیں نہیں لے جاتی۔ اور کیا آج ہماری زبان پر بے ساختہ یہ دعا جاری نہیں ہو جاتی۔ کہ اے خدا حضرت عثمان رضؓ کے وقت منافق اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو گئے۔ اور حضرت عثمان رضؓ کا خون بہا دیا گیا۔ تب ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام میں جنگ و جدل کا دروازہ کھل گیا۔ لیکن اے خدا آج خاص تیرے فضل سے دوبارہ اسلام کی تاریخ دہرائی جا رہی ہے۔ پس اے ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے سب سے زیادہ غیرت رکھنے والے خدا اپنی غیرت دکھلا۔ تا آج منافقین اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری نانی صاحبہ تقریباً عرصۂ ایک ماہ سے دردِ شقیقہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ تمام احباب کرام اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ارشد فاروقی متعلم جماعت نہم ربوہ۔

(۲) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میرے لڑکے مقبول احمدؐ نے اوورسیری کا آخری امتحان دیا ہوا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ عاجز ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۱۲ ج۔ب ضلع لائل پور۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضروری اعلان

سابق صوبہ سندھ کی بعض جماعتوں کی طرف سے شکایات موصول ہونے پر اخبار الفضل مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۵۶ء میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو ترجمہ قرآن شائع کرنے کے لئے چندہ جمع کرنے کی خاطر انہیں نظارت المال سے اجازت نہیں ہے۔ اب مولوی صاحب نے اس کے خلاف نظارت ہذا سے احتجاج کیا ہے کہ انہوں نے کسی جگہ دوستوں سے ہدیہ قرآن مجید کی بجائے اسے چندہ کا نام دے کر اور مرکز کی اجازت ظاہر کر کے کوئی رقم وصول نہیں کی اور اس کی تائید میں انہوں نے بعض مقامی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی چٹھیوں کی نقول بھی بھجوائی ہیں۔

جیسا کہ پہلے اعلان میں واضح کیا گیا ہے ترجمہ کا شائع کرنا مولوی صاحب موصوف کا ذاتی کام ہے اور جن احباب کو ان کے کام سے دلچسپی اور ہمدردی ہو اور وہ پیشگی اس ترجمہ کی قیمت ادا کر سکتے ہوں تو ان کا یہ لین دین ذاتی ہوگا۔ نظارت بیت المال کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔ اس اعلان کے شائع کرنے کی غرض یہ تھی جسے اب پھر دہرایا جاتا ہے کہ کسی دوست کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ مولوی صاحب موصوف کو اس غرض کے لئے چندہ جمع کرنے کی خاطر نظارت بیت المال کی طرف سے اجازت ہے

پس اگر بعض احباب کے ترجمہ خریدنے کی وجہ سے ان جماعتوں کے چندوں پر اثر پڑے جیسا کہ بعض جماعتوں کی طرف سے خدشہ ظاہر کیا گیا ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اگر وہ اپنے اپنے حالات کے ماتحت نیکی کے دوسرے کاموں میں حصہ لیں تو اس کا اثر لازمی چندوں پر نہ پڑنے دیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

انصار کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

گذشتہ شوریٰ انصار میں فیصلہ ہوا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان ہوا کریں۔ چنانچہ اس سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب فتح اسلام کا امتحان ہو چکا ہے۔ اور آئندہ امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" تجویز کی گئی ہے۔ جس کا اعلان الفضل میں ہو چکا ہے۔ اراکین انصار کو چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور روحانی علوم سے فائدہ اٹھائیں۔

اس کتاب کا امتحان ۲ دسمبر ۱۹۵۶ء کو لیا جاتا ہے کافی عرصہ ہے۔ ابھی سے اس کتاب کا مطالعہ شروع کر دینا چاہیئے۔ زعماء صاحبان انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے انصار کو اس امتحان میں شمولیت کی تحریص دلائیں۔ اگر ہو سکے تو ذاتی مطالعہ کے علاوہ اس کتاب کے درس کا بھی انتظام کر دیا جائے تا ناخواندہ انصار بھی اس سے مستفیض ہو سکیں۔

یہ کتاب بکڈپو شرکت الاسلامیہ ربوہ سے ۱۰ آنے میں مل سکتی ہے۔ آپس میں مل کر یکجا کس جلدیں اگر اکٹھی منگوا لی جائیں تو دو آنے فی روپیہ کے حساب سے کمیشن بھی مجرا ہو جائیگا۔

قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم ربوہ

چندہ مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات فرمودہ مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کے مطابق چندہ مساجد ممالک بیرون فراہم کرنے کیلئے عہدیداران جماعت کو تفصیلی ہدایات کے ساتھ بجٹ فارم بھجوائے گئے ہیں۔ جن کی واپسی بعد از تکمیل از حد ضروری ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تعمیر مساجد کے عظیم الشان اور بابرکت پروگرام میں کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

قائمقام وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

دعائے مغفرت

میری دادی صاحبہ محترمہ (اہلیہ منشی خادم علی صاحب سیکرٹری مال کلاسوالہ) چند روز بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء کو رحلت فرما گئیں۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ جملہ احباب اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

صوفی اقبال احمد ازپلور۔ ڈاکخانہ کلاسوالہ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے مقامی

جلد تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

بعض جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے ان جماعتوں میں ابھی تک تنظیم جاری نہیں ہو سکی۔

ویسے بھی جماعتوں میں تنظیم انصار و خدام کا قائم نہ ہونا صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۱۸ الف کی خلاف ورزی ہے۔ کیونکہ اس قاعدہ کی رو سے جماعت کا کوئی عہدہ دار مقرر نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان مجالس کا ممبر نہ ہو۔ جن جماعتوں میں ابھی تک یہ مجالس ہی قائم نہیں ہوئیں ان جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب بھی آئندہ بے قاعدگی میں داخل ہے۔ ویسے بھی ان تنظیموں کے عدم قیام کے باعث ان کے دائرہ عمل رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے جن جن جماعتوں میں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں چالیس یا اس سے زائد عمر کے احباب جو بلحاظ عمر انصار میں داخل ہیں ان کو جلد جمع کر کے اپنی صدارت میں قیام مجلس انصار اور ان ہی میں سے عہدہ داران انصار کا انتخاب کرا کر بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا دیں۔ ہر ایسی جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم ہو سکتی ہے جہاں پر کم از کم تین رکن انصار کے ہوں ان میں سے ایک کو زعیم مقرر کیا جائے۔ جس جماعت میں تعداد بیس ارکان کی ہو تو زعیم کے علاوہ زعیم کی مدد کے لئے سیکرٹری بھی منتخب کیا جانا چاہیئے اور جہاں پر تعداد بیس سے زائد ہو وہاں پر زعیم اور چار مہتمم صاحبان ذیل کا انتخاب عمل میں لایا جائے۔ یعنی مہتمم عمومی۔ مہتمم مال۔ مہتمم اصلاح وارشاد۔ مہتمم تعلیم و تربیت۔ نوٹ:۔ عہدہ داران انصار ایسے انتخاب میں آنے چاہئیں جو مخلص دینی اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لینے والے ہوں۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تمام مربیان اطفال الاحمدیہ مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھیں۔

(۱) دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بہت جلد مہتمم اطفال الاحمدیہ کو مطلع فرمائیں کہ ان کی مجلس کے کتنے اطفال اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں۔

(۲) اجتماع میں شریک ہونے والے اطفال اپنے ہمراہ خیمہ جات کے لئے وہ سامان جو خدام کیلئے اعلان کیا جا چکا ہے ضرور لائیں اور ہر طفل کے پاس اس کا تھیلہ مع ضروری سامان جس کی فہرست مجالس میں عنقریب بھجوائی جا رہی ہے موجود ہونا ضروری ہے۔

(۳) ایک ہفتہ تک تمام مجالس کو پروگرام سالانہ اجتماع روانہ کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مطالعہ کرنے کے بعد تمام مربیان اطفال الاحمدیہ مقابلوں میں شامل ہونے والے افراد یا ٹیموں کی فہرست بہت جلد دفتر میں بھجوا دیں

مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ

برکات خلافت کے موضوع پر ربوہ میں بزم مشاعرہ

مورخہ ۴ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء محلہ دارالرحمت وسطی میں "برکات خلافت" کے موضوع پر ایک عام مشاعرہ بمنظوری نظارت اصلاح وارشاد قرار پایا ہے۔ جس کی رونق افزائی کے لئے اردو اور پنجابی تمام شعراء کو مدعو کیا جاتا ہے۔ باہر سے جو شعراء خود کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکیں وہ اپنا کلام ہمیں بھیج دیں۔ ان کی طرف سے پڑھ کر سنا دیا جائے گا۔ مصرعہ طرح یہ ہے

"میں خلافت کے لئے اور خلافت میری"

امید ہے تمام صاحبان وقت مقررہ پر تشریف لا کر ہمیں عزت افزائی کا موقع دیں گے۔

خاکسار۔ سردار رحمت اللہ قادیانی

ولادت

اللہ تعالیٰ نے برادر بزرگ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

زاہد حسین راشد واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ہوگا، زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں

دارالصدر ربوہ میں "جلسہ برکات خلافت"

محلہ دارالصدر غربی ربوہ میں مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی کے ساتھ والے میدان میں "برکات خلافت" کے موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقتدر علماء تقاریر فرمائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ نیز مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام ہوگا۔ ربوہ کے انصار خدام اطفال جلسہ میں تشریف لاکر اپنے آپ کو مستفیض اور ہمیں شاکر اور ممنون فرمائیں۔

نوٹ۔ بلاک نمبر ۱ کے تمام خدام۔ اطفال۔ انصاراللہ کے لئے اس جلسہ میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔

صاحبزادہ محمد طیب لطیف صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(سید سردار احمد حوالدار ۱۵ ایس۔ پی رجمنٹ ویسٹریج نمبر ۴ راولپنڈی)

(۲) میری بیوی مریم بیگم کئی دنوں سے لاہور میں بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد شفیع محلہ دارالرحمت ربوہ۔

(۳) میں اور میرے بچے بخار وغیرہ سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین عبدالحفیظ سٹیشن ماسٹر سلطان پورہ لاہور

(۴) بندہ بہت سی مشکلات اور مقدمات وغیرہ میں مبتلا ہے احباب کرام بندہ کی مشکلات اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم محمد موسیٰ کمال ڈیرہ (سابق سندھ)

(۵) خاکسار کے بھائی ڈاکٹر نذر محمد ڈنٹسٹ سلانوالی آجکل سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے فضل الٰہی سلانوالی ضلع سرگودھا

(۶) میری چھوٹی بچی عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ کی آنکھیں دکھتی ہیں اور اسے بخار اور سر درد وغیرہ کی تکلیف بھی ہے احباب کرام سے اس کی جلد صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد شفیع ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور

(۷) عاجز کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہے۔ اب لاہور میں علاج جاری ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (چوہدری نادر علی لاہور)

(۸) عزیزم اختر صدیقی اکسائز انسپکٹری کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں

(۹) میرا لڑکا بعارضہ ٹائیفائڈ و خرابی جگر و نمونیا کی وجہ سے بہت سخت بیمار ہے اور میرے آٹھ کے آٹھ افراد بخاروں کی وجہ سے بیمار ہیں اور میں خود ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہوں بزرگان جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت ہمیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین عبدالرحمٰن مہاجر وسکہ خاص وارڈ نمبر ۵ مکان نمبر ۱۰۴۸

(۱۰) میری بیوی عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ تمام احمدی احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ میں بھی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین بشیر احمد ڈرائیور کسٹوڈین آفس کراچی

(۱۱) چچا فتح محمد صاحب پندرہ بیس دن سے بیمار ہیں۔ اور میرے بچے بھی ملیریا بخار سے بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قریشی نجیب الدین ۲۸/۵ کلیٹن روڈ کراچی ۵

(۱۲) میری نانی کو سائیکل سے گرنے سے کافی چوٹ آئی تھی۔ جس کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حکیم سعداللہ خاں سکا دوی حال چوہڑ کانہ گاؤں

(۱۳) برادرم عطا محمد صاحب ولد میاں علی محمد صاحب مرحوم صحابی مغلپورہ بعارضہ دماغی خرابی مینٹل ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار ملک کرم دین جہلم)

(۱۴) مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ننکانہ صاحب کی بچی نسیم اختر اور بھائی عبدالغنی صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

(۱۵) بندہ عرصہ دس ماہ سے ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ مقدمہ سے قبل تقریباً گیارہ صد روپیہ نقصان ہو گیا۔ آج کل مفلوک الحال ہوں۔ اس کے علاوہ گھر میں بیماری ہے احباب جماعت اور خصوصاً درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مقدمہ سے باعزت بری کرے اور میری مشکلات مالی دور کرے۔ آمین۔

(بشیر الدین عبداللہ قادیانی حال اکال گڑھ)

(۱۶) ہمشیرہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو نشتر ڈینٹل (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) کے کمپارٹمنٹ امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ اس امتحان کے بعد ان کا ڈاکٹری کا صرف ایک سال باقی رہ جائے گا۔ لہٰذا احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب و کامران کرے آمین

خاکسار منور احمد نمی ابن چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ربوہ

(۱۷) عرصہ سے میری صحت بوجہ ذہنی پریشانی خراب رہتی ہے۔ اسلئے کمزوری بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ میری صحت و عافیت کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔ (مختار احمد بٹ مظفر آباد آزاد کشمیر)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے تین اشخاص کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے پندرہ روپے عطا کئے ہیں خدا تعالیٰ نے چوہدری صاحب کو اس کی عمدہ جزا دے۔ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے اور ان پر اور ان کے اہل و عیال پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

آپ کے علاوہ شیخوپورہ کے مندرجہ ذیل احباب نے سال بھر کے لئے ایک ایک اخبار اور مستحق شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان سب احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ ان کے اس صدقہ جاریہ میں برکت ڈالے اور عمدہ اثرات پیدا فرمائے اللّٰھم آمین۔

(۱) ملک حکیم مظفر الدین احمد صاحب

(۲) چوہدری بشیر احمد صاحب

(۳) چوہدری محمد صادق صاحب

(۴) شیخ محمد حسین صاحب

(۵) چوہدری محمد شفیع صاحب جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ان پر اپنی برکات اور رحمتیں نازل فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

اردن کی سرحد پر اسرائیلی فوجیوں کا حملہ، ۳۱ اردنی ہلاک

اسرائیل کی کارروائی اقوام متحدہ کو کھلا چیلنج ہے (ہیمبر شول)

لنڈن ۲۷ ستمبر - اسرائیلی فوج کی ایک بھاری جمعیت نے منگل کی رات یروشلم کے جنوب میں ہوسان (اردن) کے علاقہ پر حملہ کر دیا۔ اردن کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ اس جھڑپ میں اسرائیل کے نو فوجی ہلاک اور کئی مجروح ہو گئے۔

اسرائیلی فوج کے ایک ترجمان کے مطابق صرف پانچ اسرائیلی ہلاک اور نو مجروح ہوئے۔ اردن کے ترجمان نے تسلیم کیا ہے کہ جھڑپ میں ۳۱ اردنی ہلاک ہوئے۔ اسرائیلی ترجمان نے ہلاک ہونے والے اردنی باشندوں کی تعداد پچاس بتاتی ہے۔

اسرائیلی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل نے یہ کارروائی اردن کو سبق سکھانے کے لئے کی ہے کیونکہ اردنی فوجی آئے دن اکا دکا حملے کر کے اسرائیلی شہریوں کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔

مسٹر ہیمبر شول نے سلامتی کونسل کے چیئرمین کے نام ایک خط میں مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطین کے متعلق تازہ ترین صورت حال کے بارے میں غور کریں۔ مسٹر ہیمبر شول نے اسرائیل کی کارروائی کی مذمت کی ہے اور "اسے اقوام متحدہ کو کھلا کھلا چیلنج" کا نام دیا ہے۔

آپ نے متشددانہ کارروائی کی تمام تر ذمہ داری اسرائیل پر عاید کی ہے۔ حکومت برطانیہ کے ایک ترجمان نے بھی اسرائیل کی کارروائی کی مذمت کی ہے۔

فلسطین میں اقوام متحدہ کے نگران اعلیٰ جنرل برنز نے کل موقع کا ملاحظہ کیا۔

نون جمعہ کو کراچی پہنچیں گے

لنڈن ۲۷ ستمبر وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون کل لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ جمعہ کے روز کراچی پہنچیں گے۔ ملک نون نے لنڈن کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران میں سویز کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اب یہ مسئلہ پر امن تصفیہ کی راہ پر کچھ اور آگے بڑھ گیا ہے۔

طوفان سے ۶۰ ہلاک ۶۰۰ زخمی

ہانگ کانگ ۲۷ ستمبر۔ شنگھائی کے مشرقی و مغربی علاقوں میں گزشتہ روز جو بحری طوفان آیا تھا اس سے ساٹھ اشخاص ہلاک اور چھ سو زخمی ہو گئے ہیں۔ طوفانی ہوا سے کئی جھونپڑے تباہ ہو گئے۔ اور کئی فیکٹریوں اور سکولوں کی چھتیں اڑ گئیں۔

ولادت

برادرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم مولوی فضل الدین صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کے ہاں خداوند کریم نے مورخہ ۲۴-۹-۵۶ بروز پیر پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب کرام بچہ کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں

(عاصم)